مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ستمبر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مسماۃ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالمغنی خان صاحب پنشنر متوطن سنور بعارضہ فالج آج بعمر ۶۹ سال وفات پا گئیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛۔

پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ بشیر احمد و اللہ دتا صاحبان پر جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ عدالت نے ان دونوں کو اس میں بری قرار دے دیا ہے ان دونوں کا جرم یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ اپنے مکانوں میں بیٹھے مخرجین کے پاس آنے جانے والوں کو دیکھتے ہیں ؛۔

اس موقعہ پر یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولیس نے ہمارے آدمیوں کے خلاف جس قدر مقدمات چلائے۔ ان سب میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اور اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پولیس کا رویہ ہمارے متعلق کیسا ہے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کے افراد کی تقسیم

"ایک تذکرہ پر فرمایا۔ کہ ہماری جماعت میں بھی عجیب قسم کی کھچڑی ہے۔ ایک طاعونی جماعت ہے۔ یعنے وہ جماعت جو طاعون کے نشان کو دیکھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوتی ہے۔ اور یہ جماعت کثرت کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور بعض قمری شمسی ہیں۔ جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ کر ایمان لائے۔ اور ہمارے ساتھ آن ملے ؛۔

ایک گروہ خواب بینوں کا ہے۔ کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے خوابوں کے ذریعہ سے ہدایت کی ہے۔ یہ گروہ بھی بڑا بھاری گروہ ہے۔ بعض عقلی ہیں۔ بعض نقلی ہیں کہ انہوں نے نصوص قرآنیہ سے ہی اس سلسلہ کو پہچانا ہے۔ اس طرح پر مختلف طریق سے آئے ہوئے ہیں"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

لکنت کا علاج

"ایک شخص نے عرض کی۔ کہ حضور میرے واسطے دُعا کی جائے۔ کہ میری زبان قرآن شریف اچھی طرح ادا کرنے لگے۔ قرآن شریف ادا کرنے کے قابل نہیں۔ اور چلتی نہیں میری زبان کھل جائے۔

فرمایا۔ تم صبر سے قرآن شریف پڑھتے جاؤ۔ اللہ تعالےٰ تمہاری زبان کو کھول دے گا۔ قرآن شریف میں یہ ایک برکت ہے۔ کہ اس سے انسان کا ذہن صاف ہوتا۔ اور زبان کھل جاتی ہے۔ بلکہ اطبا بھی اس بیماری کا اکثر یہ علاج بتایا کرتے ہیں"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

خدمتِ دین کیلئے رات کو جاگنا بڑی خوش قسمتی ہے

"فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ رات اور دن میں فرق ہی کیا ہے۔ صرف نور اور ظلمت کا فرق ہے۔ سو وہ نور تو مصنوعی بھی بن سکتا ہے۔ بلکہ رات میں تو یہ ایک برکت ہے۔ خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے۔ چنانچہ تہجد کا حکم رات کو ہے۔ رات میں دوسری طرفوں سے فراغت۔ اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے۔ رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنا۔ اور سونے سے کیا حاصل؟ اگر ہو سکے۔ تو دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت۔ وجود۔ قویٰ مال۔ جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دَورہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ورنہ دل یہی کرتا ہے۔ کہ ساری ساری رات کام کئے جائیں"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خان صاحب میاں عبد اللہ خان صاحب کے پاس حسب ذیل تبرکات محفوظ ہیں۔

(۱) ایک گرم کوٹ جو کہ کافی استعمال شدہ ہے۔
(۲) ایک کرتہ ململ (۳) ایک پاجامہ
(۴) ایک صندوقچی جس میں حضور مسودہ جات وغیرہ رکھا کرتے تھے ؛
(۵) ایک چوتہی جو کہ وقت وصال حضور کے زیر استعمال تھی۔
(۶) ایک دونی جس پر حضور نے برکت کی دعا فرما کر عطا فرمائی۔
(۷) حضور کے عمامہ مبارک سے کاٹ کر ایک ململ کا کرتہ نوزائیدہ بچہ کو پہنانے کے لئے۔ اور ایک ٹوپی۔

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی تبرک ہو۔ مگر انہوں نے ابھی تک نظارت ہذا کو اطلاع نہ دی ہو۔ وہ براہ مہربانی جلد مطلع فرمائیں ؛

نظارت تالیف و تصنیف قادیان

ویرووال افغاناں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

جماعت احمدیہ ویرووال افغاناں ضلع امرتسر کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ اکتوبر کو ہوگا جس میں سلسلہ کے مقتدر علماء شریک ہوں گے۔ عام احمدی دوستوں اور خصوصاً ان مجاہدین کی خدمت میں جو اس حلقہ میں تبلیغ کر چکے ہیں۔ گزارش ہے کہ جلسہ میں خود بھی شامل ہوں۔ اور اس علاقہ کے جن غیر احمدیوں سے ان کے دوستانہ تعلقات ہو چکے ہیں۔ ان کو شامل ہونے کی وہاں پہونچ کر تحریک فرمائیں۔

خاکسار۔ عبد المجید خان امیر المجاہدین حلقہ ویرووال افغاناں

شیخ عبد الرحمن مصری کے خلاف مقدمہ غبن کی سماعت

گورداسپور ۲۷ ستمبر۔ ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے مصری کے خلاف جو مقدمہ غبن دائر ہے۔ آج وہ کنور برہمانند صاحب اے۔ ڈی۔ ایم کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے فریقین کو تحریک کی۔ کہ آپس میں امن و آشتی کے ساتھ رہیں۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اور عقائد کے اختلاف الگ رہنے دیں۔ اس سلسلہ میں مزید کارروائی کل پر ملتوی کر دی گئی ؛

قابل توجہ ممبران کمیٹی دارالشکر

ممبران کمیٹی دارالشکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب قواعد ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کو کمیٹی مذکور کا قرعہ ڈالا جائے گا۔ جن احباب نے اس وقت تک قسط کی رقم ارسال نہ فرمائی ہو۔ وہ جلد ارسال فرمائیں تا کہ ان کا نام بھی قرعہ میں ڈالا جا سکے ؛

سکرٹری کمیٹی دارالشکر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

No.	Name	No.	Name
839	Halima Sahiba Tabora.	872	Maamini Sahiba Tabora.
840	Umlash "	873	Mlindi " "
841	Umkalu "	874	Rhima " "
842	Safi "	875	Memma " "
843	Hanrren "	876	Dodu " "
844	Johari "	877	Touse Binti Kasongo "
845	Hasina "	878	Maamini Sahiba Tabora
846	Hansran "	879	Ayesha Sahiba "
847	Bora "	880	" Binti Asmani Tabora
848	Sinabaya "	881	Sinafia "
849	Habiba "	882	Fambya "
850	Enziyaka "	883	Johari Binti Akilmati Tabora
851	Halima "		
852	Johari Binti Funga Tabora		
853	Safiniya "		
854	Hishima "		
855	Sikuthani "		
856	Malash "		
857	Kuenamako "		
858	Jouse Sahiba "		
859	Siyena " "		
860	Sifa " "		
861	Siwatu " "		
862	Uholo " "		
863	Ayesha " "		
864	Sikifanir " "		
865	Insiki " "		
866	Jouse Binti Saidie		
867	Safiniya Binti Sulaiman Tabora		
868	Moyoni Sahiba "		
869	Andihayu " "		
870	Fiba " "		
871	Fabu " "		

پروگرام ہاکی ٹورنامنٹ قادیان ۱۹۳۸ء

۲۶ ستمبر کو ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹائیز ڈالنے کے بعد حسب ذیل پروگرام مرتب کیا۔

	مقابلہ بین	تاریخ و وقت
(۱)	تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان / ایم ایم مشن ہائی سکول ہریوال	۲۸ ستمبر ۴½ بجے شام
(۲)	ڈی۔ اے وی ہائی سکول قادیان / فاتح ۱	۲۹ ستمبر ۴½ بجے شام (فائنل برائے سکولز)
(۳)	ینگ ہاکس کلب قادیان / احمدیہ سپورٹس کلب (بی)	۳۰ ستمبر ۷½ بجے صبح
(۴)	سیالکوٹ ہاکی کلب / بٹالہ ہاکی کلب	۳۰ ستمبر ۴½ بجے شام
(۵)	فاتح ۳ / فاتح ۴	یکم اکتوبر ۴½ بجے شام
(۶)	خلیل رودرز ہاکی کلب لاہور / احمدیہ سپورٹس کلب قادیان (اے)	۲ اکتوبر ۴½ بجے شام
(۷)	فاتح ۵ / فاتح ۶	(فائنل برائے کلبز) ۳ اکتوبر ۴½ بجے شام

خاکسار قمر الدین جائنٹ سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ شعبان ۱۳۵۷ھ

مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے

اسلام نے روحانی امور اور اُن کے نتائج کے متعلق مرد و عورت کو مساوی قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی (۳-۱۹۶) کہ تم میں سے خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔ جو بھی کوئی عمل کرے گا۔ میں اُسے ضائع نہیں کرونگا۔

پھر فرمایا۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ (۴-۱۲۵) کہ جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا۔ خواہ وہ مرد ہو۔ یا عورت اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وُہ مومن ہو۔

ایک اور جگہ فرمایا:- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۱۶-۹۹) جو بھی نیک عمل کرے۔ وُہ مرد ہو یا عورت البتہ مومن ہو۔ ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔ اور ہم ان لوگوں کو ان کے نیک اعمال کا اعلےٰ بدلہ دیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام نے عمل صالحہ کرنے۔ اور ان کا اجر دینے میں مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔ بلکہ اصل چیز اعمال صالحہ پر زور دیا ہے۔ اگر ایک عورت کے اعمال صالحہ ایک مرد سے زیادہ ہیں۔ تو وُہ یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور اس مرد سے زیادہ اجر کی مستحق ہے۔ اس کے لئے نہ تو اس قسم کی کوئی پابندی ہے۔ کہ وُہ فلاں قسم کی نیکی میں حصہ نہیں لے سکتی۔ یا فلاں عمل صالحہ میں دخل دینے کا اسے حق نہیں۔ اور نہ اجر اور بدلا پانے میں اس کا عورت ہونا کسی قسم کی روکاوٹ۔ یا کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

لیکن اسلام نے جہاں نیک اعمال بجا لانے۔ اور ان کے نتائج پانے میں مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔ وہاں انتظامی اور جسمانی لحاظ سے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ (۴-۱۶۰) یعنی مرد عورتوں کے محافظ ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ نے فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر۔ اور بسبب اس کے کہ مرد عورتوں پر اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ مرد و عورت میں جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے جو فرق ہے۔ اس میں مرد کو فضیلت دی گئی ہے۔ چونکہ مرد و عورت کی جسمانی بناوٹ میں فرق رکھنا انسانی پیدائش کے لئے ضروری تھا۔ اس لئے یہ فرق رکھا گیا۔ اور اس میں مرد کو فضیلت دی گئی۔ وہاں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ گھر کے اخراجات مہیا کرنے کے لئے محنت و مشقت کرنا مرد کے ذمہ ہے۔ اور عورت کے حلقہ عمل میں یہ بات داخل نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں وُہ لوگ جو بے جا آزادی کے دلدادہ ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ مرد و عورت ہر رنگ میں مساوی ہیں۔ اور ان کا دعوٰے ہے کہ کوئی کام ایسا نہیں۔ جسے مرد کر سکتا ہو لیکن عورت نہ کر سکتی ہو۔ مگر اس قسم کا ادعا کرنے اور اسے عملی رنگ میں پورا کرنے کے شوقین لوگوں کی معاشرتی اور خانگی زندگی تہ و بالا ہو رہی ہے اور وُہ سخت تکالیف میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں اور وُہ چاہتے ہیں۔ کہ اس خطرناک رو کو روکیں۔ لیکن وُہ جس غلط راستہ پر عورتوں کو ڈال چکے ہیں۔ اس سے ان کا واپس ہونا بہت مشکل ہو رہا ہے۔

مشہور ہندو لیڈر بھائی پرمانند جی نے حال میں "استری پرش برابر ہیں یا آدھے آدھے" کے عنوان سے اپنے اخبار "ہندو" (۲۲ ستمبر) میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں عورت پر مرد کی فضیلت تسلیم کرتے ہوئے ان لوگوں کے خیالات کی تردید کی ہے جو مرد و عورت کو مساوی بتاتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں"۔ جب میرے سامنے عورت کا مرد کے ساتھ برابری کے حق کا خیال آتا ہے۔ ہمارے مذہبی رہنما بتاتے ہیں۔ کہ پرماتما نے اس سنسار کو ایک سے انیک روپ بنا کر چلایا ہے اسے انگریزی میں "VARIETY OUT OF UNITY" کا اصول کہا جاتا ہے جب ایک" میں اس قدر اختلاف پیدا کیا گیا۔ تو اس دُنیا میں برابری ہو ہی کیسے سکتی ہے۔ اختلاف کے معنی ہی نابرابری کا ہے۔ حیوانوں میں ایک دوسرے سے نابرابری پائی جاتی ہے۔ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ تو پیدائش کے وقت میں ہی اُن کے جسم اور دماغ وغیرہ میں نابرابری ہوتی ہے اسی طرح SEX یعنی نر و مادہ کے اندر یکسانیت نہیں ہو سکتی ایک سیکس (نر) کے قدرتی فرائض اور قسم کے ہیں اور مادہ کے فرائض بالکل دوسری قسم کے"۔

یہ سب کچھ درست ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام کے سوا کسی اور مذہب نے اس بارے میں رہنمائی کی ہے۔ ہندو دھرم میں عورت کو اردھانگنی کہا گیا ہے۔ یعنی مرد کا آدھا حصہ۔ اسی بنا پر بھائی پرمانند جی نے اپنے مضمون کا بے ڈھنگا سا عنوان "استری پُرش برابر ہیں یا آدھے آدھے"۔ رکھا ہے۔ حالانکہ آدھے آدھے بھی آپس میں برابر ہوتے ہیں۔ اگر ایک چیز کے درمیان سے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ تو وُہ آدھے آدھے بھی ہونگے اور برابر بھی۔ اسلام نے عورت کو مذہبی اور روحانی لحاظ سے تو بالکل مکمل بنایا ہے۔ البتہ جسمانی اور انتظامی لحاظ سے مرد کو اس پر فضیلت دی ہے اور یہ فضیلت ایسی ہے۔ جس کا عقل و سمجھ رکھنے والا کوئی انسان انکار نہیں کر سکتا اور اس کے بغیر نظام عالم کا قائم رہنا ممکن نہیں ہے۔

قادیان میں چوری کی وارداتوں کی وجہ

یہ بات ہمارے لئے عرصہ سے موجب حیرت بنی ہوئی ہے۔ کہ قادیان میں چوری کی وارداتیں بھی ایک متعدی بیماری کی سی نوعیت رکھتی ہیں۔ جب امن ہوتا ہے۔ تو ایک عرصہ تک امن چلا جاتا ہے۔ حالانکہ اس وقت نگرانی اور حفاظت کا کوئی خاص انتظام نہیں نظر آتا۔ اور جب چوریاں شروع ہوتی ہیں۔ تو پے درپے ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ مقامی پولیس وغیرہ ان ایام میں اپنی خاص سرگرمیوں کا اظہار کرتی ہوئی پائی جاتی ہے۔ ان حالات میں کہنا پڑتا ہے کہ چوری کی پے درپے وارداتوں کا ہونا اور اس طرح قادیان کی احمدی آبادی کو جان و مال کے خطرہ میں مبتلا کرنا کوئی اتفاقیہ بات نہیں۔ بلکہ کسی انتظام کے ماتحت ایسا کیا جاتا ہے ذمہ دار افسروں کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف اس قسم کی وارداتوں کے روکنے کا انتظام کریں۔ بلکہ یہ بھی پتہ لگائیں

مسئلہ تثلیث کے متعلق عیسائیوں سے چند ضروری سوالات

مسئلہ تثلیث جو اس وقت عیسائیوں کا مایۂ ناز عقیدہ ہے درحقیقت بہت بعد میں عیسائیوں کے مذہبی معتقدات میں شامل ہوا ہے۔ حضرت مسیح جو بانیٔ مسیحیت تھے۔ خالص توحید کی تعلیم لے کر آئے تھے۔ اور اسی تعلیم پر ان کے قریب زمانہ کے متبعین عمل پیرا رہے۔ بعد میں جب پولوس نے یہودیوں کی طرف رخ کیا۔ اور چاہا کہ کسی طرح یونانیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ تو اس نے یونانیوں کی خاطر تین اقانیم کا عقیدہ گھڑ کر عیسائیوں میں پھیلا دیا۔ کیونکہ یونانی لوگ تین دیوتا مانتے تھے۔ اور وہ کسی ایسے مذہب میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔ جو تین دیوتا تسلیم نہ کرتا ہو۔ پولوس چونکہ اس وقت محض اپنی تعداد بڑھانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے تین دیوتاؤں کا عقیدہ تثلیث کی شکل میں تبدیل کر کے حضرت مسیح کے ماننے والوں کے سامنے پیش کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں گو یونانی عیسائی مذہب میں داخل ہو گئے۔ مگر عیسائیت اپنی بنیادوں پر قائم نہ رہ سکی۔ اور اسے اس مقابلہ میں شکست فاش ہوئی۔ یعنے عیسائی اسطے تو یہ تبلیغ کرتے تھے۔ کہ خدا ایک ہے اور حضرت مسیح اس کے رسول ہیں۔ مگر جب ان کا مقابلہ ایک ایسی قوم سے ہوا۔ جو تین دیوتا تسلیم کرتی تھی۔ تو اس کے آگے سرنگوں ہو گئے۔

پس تثلیث کی بنیاد عیسائیوں میں پولوس نے رکھی ہو مگر غلطی سے بعد میں آنے والوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح یہی تعلیم لے کر آئے تھے۔ چونکہ عیسائی اب تثلیث کے عقیدہ پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق چند سوالات پیش کئے جائیں:

(۱) آسمان اور زمین اور مخلوقات کس نے پیدا کی۔ باپ نے یا بیٹے نے یا دونوں نے۔ اگر دونوں نے تو خدا نے کونسا حصہ پیدا کیا۔ اور بیٹے نے کونسا۔ اور کیا اس تخلیق عالم میں روح القدس بھی شامل تھا۔ اگر تھا تو اس کا کونسا حصہ ہے۔

(۲) کیا تین خدا ماننے کا حکم مسیحی مذہب سے پہلے بھی کسی مذہب کو خدا کی طرف سے دیا گیا۔ اگر دیا گیا تو کس مذہب کو اور اگر نہیں تو کیوں۔

(۳) یہود کو کیوں ایک خدا کی پرستش کا حکم دیا گیا۔ اگر نجات تثلیث پر موقوف ہے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی نجات کس طرح ہو گئی؟

(۴) باپ بیٹا اور روح القدس عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ اور پھر یہ تینوں مل کر ایک خدا ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ باوجود اس تجسم کے یہ تینوں ایک کیونکر ہوئے کیا کوئی منطق یا فلاسفی یہ بات حل کر سکتی ہے؟

(۵) بیٹا اور روح القدس اگر کارخانہ عالم سے علیحدہ ہو جائیں۔ تو اس سے کیا نقائص واقع ہو سکتے ہیں۔

(۶) اب دنیا کا سہارا کون ہے باپ۔ بیٹا یا روح القدس۔ اگر تینوں تو ہر ایک کے ذمہ کیا کیا کام ہے۔

(۷) کیا تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے۔ یا کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہوگا۔ وہ خدا کیونکر کہلا سکتا ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ کی صفت فعال لما یرید اس میں نہ پائی گئی۔ اور پھر تینوں کے درجہ میں کس طرح برابری ہوئی۔ برابری تو تب ہوتی۔ جبکہ ہر ایک اپنے امر کا نفاذ کر سکتا۔

(۸) تین خدا ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ایک قادر مطلق خدا تمام کارخانۂ عالم بخوبی نہیں چلا سکتا۔ جب باپ جامع جمیع کمالات موجود ہے۔ تو بیٹا اور روح القدس کس کام کے لئے ہیں؟

(۹) جب یہ تینوں اقانیم بذات خود اپنی اپنی جگہ کامل ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی کسی دوسرے سے کسی طرح کم نہیں۔ اور عیسائی مسلمات کے مطابق خدا کی ذات واحد میں تین اقانیم کا ہونا ضروری ہے تو ان میں سے ہر ایک میں تین اقانیم ہونے چاہئیں۔ پس اس اصل کے ماتحت عیسائیوں کو نو اقانیم کا خدا ماننا چاہیئے نہ کہ تین اقانیم کا۔

(۱۰) اَبْ محتاج ہے اِبنْ کا اور اِبنْ محتاج ہے اَبْ کا۔ کیونکہ کوئی بیٹا نہیں بن سکتا۔ جب تک کوئی اس کا باپ نہ ہو۔ اور کوئی باپ نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ اس وجہ سے دو خدا محتاج ہوئے اور محتاج کبھی خدا نہیں ہو سکتا؟

(۱۱) ہمارا مشاہدہ ہے کہ ہمیشہ ابن یا جانشین یا قائم مقام اسی چیز کا ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ خود موجود نہ رہنے والی ہو۔ انسان کا ابن قائم مقام ہوتا ہے۔ اور درختوں کا بیج۔ مگر سورج کا کوئی قائم مقام نہیں۔ اس لئے کہ وہ اپنی ضرورت تک خود موجود ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کا بیٹا ہے تو کس غرض کے لئے۔ کیا وہ ابدالآباد تک موجود نہیں رہے گا۔ اور جب موجود رہے گا۔ تو بیٹا بنانے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

(۱۲) اب۔ ابن اور روح القدس میں سے ہر ایک ہر کام کو سرانجام دے سکتا ہے یا نہیں اگر دے سکتا ہے۔ تو ایک کی جگہ تین ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک قلم اٹھانے کے لئے تین قوی ہیکل زور لگا رہے ہوں۔ اسی طرح اگر اقانیم ثلاثہ میں سے ہر ایک دنیا کے کاروبار کو سنبھال سکتا ہے۔ تو تین خداؤں کا ہونا بیکار ہے۔ اور اگر ہر ایک تمام امور کو سنبھال نہیں سکتا۔ تو تینوں خدا ناقص ہوئے۔ اور ان میں سے کوئی بھی منصب الوہیت کے لائق نہ ہوا؟

کیا عیسائی صاحبان متانت اور سنجیدگی سے جواب دینے کی کوشش کریں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ تثلیث کا مسئلہ نہ صرف عقل سلیم کے صریح خلاف ہے۔ بلکہ تمام انبیاء کی متفقہ تعلیم بھی اس کو رد کر رہی ہے۔ آج تک دنیا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جتنے انبیاءؑ و مرسلین مبعوث ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ تعلیم نہیں سکھائی کہ خدا تین ہیں۔ بعض اور باتوں میں ان کی تعلیم میں بے شک اختلاف بھی رہا ہے۔ مثلاً کسی نبی نے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق کوئی تعلیم دی۔ تو کسی نے کوئی۔ لیکن وہ نقطۂ مرکزی جس پر تمام انبیاء متفقہ طور پر قائم رہے توحید باری تعالےٰ ہے۔ یہی تعلیم حضرت آدم لائے۔ یہی حضرت نوح لائے یہی حضرت ابراہیم حضرت موسےٰ اور دوسرے جلیل القدر انبیاء لائے۔ اور یہی تعلیم لے کر حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ مگر افسوس کہ عیسائیوں نے ان کی تعلیم کے صریح خلاف تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ جس کو عقل اور نقل دونوں رد کرتے ہیں۔ اور جس کی سچائی کسی معقول طریق سے ثابت نہیں کی جا سکتی؟

نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز

۲

پھر الہام الٰہی کا نزول تو ایک اُمّی انسان پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ دو جہانوں کے سردار اولین و آخرین انبیاء کے سرتاج نسل انسانی کے لئے باعث شرف و عزت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے۔ اور حضور کی تربیت وحشی اور اکھڑ بدوؤں میں ہی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئیاں اب تک کامل تجلیات کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ کیا ہر روز حفاظتِ قرآن کے وعدہ کا ایفا نہیں ہو رہا۔ کیا ہر دیانتدار اس بات کا مشاہدہ نہیں کر رہا۔ کہ مسیح موعود کی مبارک آمد کے متعلق اس امّی کی بتائی ہوئی علامات اس زمانہ میں بالکل اسی شکل میں پوری ہوئیں۔ لیکن نجومی جو کچھ کہے گا۔ اپنے علم اور حساب کی بناء پر کہیگا۔ اور اپنی بات کی صداقت پر اپنے علم میں نئی دلیل لانے کی کوشش کرے گا۔ پھر بھی ایک نجومی کے علوم بیشتر اوقات تلبیس کا مرقع اور اشتباہ اور خطاء پر مبنی ہوتے ہیں۔ کیا اس کے باوجود بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں کوئی امتیاز نہیں :۔

نہایت ظاہر اور نمایاں ایک امتیاز یہ بھی ہے۔ کہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں ان کے لئے اور ان کے متبعین کے لئے نصرت اور شوکت۔ غلبہ اور ترقی۔ قوت و تمکین اور عروج کے تسکین آمیز مبشر وعدے ہوتے ہیں۔ اور دشمنانِ انبیاء کے متعلق مغلوبیت شکست۔ اور ذلت و نکبت کی خبر۔ ہر نبی جو آتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ یہ تحدی کرتا ہے۔ کہ فرستادہ کی نہایت درجہ کمزوری کے باوجود خدا تعالےٰ کا یہ قانون کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ہمیشہ پورا ہوتا رہے گا۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے :۔

بلکہ فرمایا:۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ کہ وہ لوگ جو اس نبی کی اتباع کر کے خدا تعالےٰ کے سپاہیوں میں شامل ہو جائیں گے وہ بھی ہمیشہ کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہونگے۔ اور بالمقابل شیطانی فوجوں کے متعلق فرمایا۔ کہ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ۔ یعنی ابلیسانہ کوششیں ہمیشہ ناکام اور شیطانی گروہ ہمیشہ نامراد ہونگے۔ وہ مومنین کو کمزور خیال کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے مٹا دینا چاہیں گے۔ مگر الٰہی جماعتیں ناتواں اور بیکس۔ بے سامان اور بے پناہ ہونے کے باوجود شیطان کے ہر فرد سے محفوظ اور دشمن کے ہر مکر سے مصئون ہوں گی۔ پس انبیاء کی پیشگوئیوں میں ان کے اور ان کے متبعین کے لئے عزت و شوکت۔ قبولیت اور منصوریت کے وعدے اور کامیابی۔ قوت اور غلبہ کے پیغام ہوتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر دشمن کی آئندہ حالت کے متعلق خبر ہوتی ہے۔ کہ وہ حد درجہ ذلیل۔ خائب و خاسر اور رسوا ہونگے۔ ان کی پیشانیوں پر ادبار و ذلت کا داغ ہوگا۔ رُوسیاہی ان کے نصیب ہوگی۔ اور شکست ان کا حصہ۔ لیکن نجومیوں اور رمّالوں کی خبریں اس تمام تبشیر سے محروم ہوتی ہیں۔

پس انبیاء کی پیشگوئیوں کے گہر ہائے آبدار کے سامنے ان نقلی جعلی اور بے قیمت پتھروں کی حقیقت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ وہ تو انبیاء کے فرمودہ امور غیبیہ کی نقل اتارتے ہیں۔ نہایت ہی بھونڈی اور نامکمل نقل :۔

پھر غور کرنے والوں کو یہ فرق بھی بالبداہت معلوم ہوگا۔ کہ عام طور پر ایسی بے حقیقت خبریں بتانے والے افلاس زدہ اور ذلیل زندگی بسر کرنے والے ہوتے ہیں بے شک ان میں سے بعض کو عارضی طور پر کچھ شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ لوگوں کے ذہنوں سے بالکل اتر جاتے ہیں۔ ان کی زندگی بدنصیبی۔ بے عزتی اور ناکامی کا نمونہ ہوتی ہے اور ان کی موت بے حقیقت کیڑے کے نابود ہو جانے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ازمنۂ ماضیہ میں کتنے کاہن اور نجومی گزرے ہیں۔ جن کا نام دنیا میں عزت کے ساتھ لیا جاتا ہو؟ یقیناً ایسی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ اگر کسی کا نام معلوم و معروف ہے بھی۔ تو اس لئے کہ نبی کے مقابل پر اسکی ذلت ثابت ہو چکی ہے۔ پس ان کی بے فروغ باتوں کو انبیاء کے مقابل پر لانا بالکل بیہودہ بات ہے۔

پھر ایک نہایت بیّن امتیاز یہ بھی ہے۔ کہ اخبار الٰہیہ کی زبان نہ صرف نہایت سلیس۔ شیریں۔ پُر شوکت۔ اور جامع اور وسیع مطالب اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ الفاظ و معانی کے لحاظ سے بھی ایسی بے نظیر ہوتی ہے۔ کہ دنیا اس کی مثال نہیں لا سکتی۔ خدائے پاک نے کلام الرحمٰن فرقان کے متعلق دنیا کے فصحاء اور بلغاء کو قیامت تک کے لئے چیلنج کیا۔ کہ تم تمام جن و انس مل کر اپنا پورا زور اور دماغی کاوش صرف کر کے قرآن کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کی نظیر لاؤ۔ لیکن ساڑھے تیرہ سو سال گزرنے پر بھی مخالفین اسلام اس چیلنج سے عہدہ بر آ نہیں ہو سکے۔ پس خدا تعالےٰ کا الہام کردہ کلام لاثانی اور بے مثل ہوتا ہے۔ اس کے خلاف نجومیوں کی اٹکل سے کی ہوئی باتوں کا ذکر ہی کیا؟ انہیں تو یہ جرأت ہی نہیں ہوتی۔ کہ وہ یہ دعوٰے بھی کر سکیں۔ کہ ان کا کلام فصاحت و معانی اور ترتیب الفاظ کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی انبیاء کی پیشگوئیاں فائق ہوتی ہیں :۔

بالآخر نبیوں اور نجومیوں کی زندگی پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ نبی کا کیریکٹر بے داغ ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق کی چادر نہایت بے لوث ہوتی ہے اور اس کی حیات انسانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ۔ اس کی زندگی ہر بدی سے مبّرا ہوتی ہے۔ اس کے خلق کا معیار بلند ترین ہوتا ہے۔ وہ اُس اعلےٰ ترین مقام پر قائم کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا بسا اوقات اس کو انسانیت کے مرتبہ سے ہی بالا خیال کرنا شروع کر دیتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات اس کو خدائی صفات میں شریک قرار دے لیتی ہے۔ غرض اس کی زندگی کا ہر شعبہ اسوۂ حسنہ۔ اور اس کے خصائل کا ہر جزو روحانیت سے مملو ہوتا ہے وہ پکار پکار کر کہتا ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہ میری حیات کا ایک ایک ورق تمہارے سامنے ہے۔ تم خود شاہد ہو۔ کہ میں ہمیشہ صادق القول۔ امین و راستباز اور خلقِ عظیم پر قائم رہا ہوں۔ پس کیا تم اپنے اقرار کے بعد بھی عقل نہیں کرتے دشمن نبی پر ہر قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ لیکن اس کی دعوٰے سے پہلی زندگی پر کوئی حرف نہیں لا سکتے اس جہت سے وہ اپنے عجز کے خود مقر ہوتے ہیں لیکن نجومیوں اور رمّالوں کی زندگی نہایت ہی معمولی انسانوں کی زندگی ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا باطن انتہائی تاریک اور گھناؤنا ہوتا ہے بسا اوقات وہ انسانیت کے بدترین معیار کے حامل اور اخلاق صفات کے اسفل ترین نمونہ ہوتے ہیں۔ پس ان کو انبیاء کے مقابل پر لانا انتہائی بدمذاقی اور کور ذوقی ہے :۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے متعلق بھی بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایسی باتیں تو معمولی نجومی اور رمّال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن جب متذکرہ بالا امور کی روشنی میں دیانت و سعادت کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا مطالعہ کیا جائے تو پھر ان کی شان معلوم ہوتی ہے آپکی بیان فرمودہ اخبار الٰہیہ ہر روز نئی شان کے ساتھ پوری ہو کر مومنین کو روحانیت سے سرشار کر رہی ہیں۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

تبلیغی ملاقاتیں

ایام زیر رپورٹ میں متعدد اشخاص دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ جن سے مذہبی گفتگو کی گئی۔ ان میں سے (۱) مسٹر چارلس ایڈورڈ تھے۔ انہوں نے کہا میں نے مختلف مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی مذہب کے متعلق اطمینانِ قلب نہیں ہوا۔ ان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور حضرت مسیح کے صلیب سے نجات پانے اور کشمیر میں مدفون ہونے کے متعلق گفتگو ہوئی اور کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

(۲) پادریوں کے ایک ایجنٹ سے جو کتابیں فروخت کرتا اور اشتہار تقسیم کرتا تھا آکر گفتگو کی۔ اسے اسکے اشتہار کے مضمون کے خلاف انجیل سے حوالجات دکھائے۔

(۳) Mr. Sayce. دو دفعہ آئے۔ انہوں نے بعض تمدنی امور کے متعلق اسلامی تعلیم دریافت کی۔ اور مختلف سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔

(۴) لفٹنٹ کرنل کلارک سے خط وکتابت کی۔ اور انہیں سلسلہ کی بعض کتب بھیجیں

(۵) Mr Cravey آئے۔ یہ مصر اور عراق میں رہ چکے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تین چار گھنٹہ ان سے گفتگو کی گئی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد دریافت کئے اس ضمن میں قرآن مجید اور انجیل سے انہیں بعض حوالے دکھائے۔

(۶) ایک صاحب Mr Durhana حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملے انہیں میں نے مسجد دیکھنے کے لئے دعوت دی۔ دیر تک ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ تحفہ شہزادہ ویلز وہ پڑھ چکے ہیں۔ اب انہیں ٹیچنگز آف اسلام پڑھنے کے لئے دی گئی ہے۔

(۷) الیف۔ سی ہارڈسن کو ایک تبلیغی خط لکھا۔ اور کتابیں بھیجیں۔

(۸) ٹمنی لٹریری اینڈ ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے بعض ممبروں کو مسجد دیکھنے کے لئے دعوت دی۔ جس میں سے مندرجہ ذیل تین ممبر تشریف لائے۔ Mr Booth. جو درحقیقت سوسائٹی کی روح رواں ہیں۔ Miss Milers B.A. جو ورکنگ کمیٹی کی ممبر ہیں اور سوسائٹی کی سکرٹری مس وائٹ ہوس ایم اے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی اس وقت یہاں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی ان سے گفتگو کی۔

(۹) ڈاکٹر رسل فریزر اور ایک عورت مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ان سے بھی سلسلہ کے متعلق ایک دو گھنٹہ گفتگو کی گئی۔ اور کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

(۱۰) ایک ایرانی لڑکی جو جرمنی سے تعلیم پاکر واپس جارہی تھی۔ معہ ایک آسٹریلین لڑکی مسجد دیکھنے کے لئے آئیں۔ اور انہوں نے نماز جمعہ بھی پڑھی ان سے گفتگو کی گئی۔

(۱۱) ایک سویڈش نوجوان مسٹر Sten Hedberg مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ اور ان کے ساتھ ایک انگریز نوجوان مسٹر Sutton. بھی تھے ان سے بھی سلسلہ کے متعلق بات چیت ہوئی۔ اور کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں

(۱۲) فریڈ الیگزنڈر طرسوس امریکن کالج کے ٹیچر مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ کچھ دیر ان سے گفتگو ہوئی۔

(۱۳) مولوی عبد العلیم صاحب جاوا سے لنڈن آئے۔ مسجد دیکھنے کے لئے بھی تشریف لائے۔ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مجھ سے تھوڑی دیر گفتگو کی۔ پھر مکرمی درد صاحب سے کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

(۱۴) مسٹر آر. Langridge معہ ایک عورت کے بعض سوالات دریافت کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے بعض کتابیں اسلام کے متعلق عیسائی مولفین کی پڑھی ہوئی تھیں۔ فقہ اسلامی کے متعلق بعض باتیں دریافت کیں۔ نیز عیسائی مولفین کے بعض اعتراضات کے جوابات دریافت کئے۔ سلسلہ کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔

دار التبلیغ میں لیکچرز

ایام زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل دوستوں نے دار التبلیغ میں لیکچرز دیئے۔ مسٹر عبد السلام صاحب نے جنت و دوزخ کی حقیقت پر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ہندوستان کے دفاع پر۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سوشل لاز آف اسلام پر۔ جس میں آپ نے تعدد ازدواج وغیرہ کے متعلق بھی تفصیل سے بحث کی نیز پروفیسر محمد عبد اللہ صاحب بٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف پر دلچسپ پیرایہ میں لیکچر دیا ایک میٹنگ تحریک جدید کے متعلق ہوئی جس میں مختلف دوستوں نے دو دو تین تین مطالبات پر تقریریں کیں۔ یہ تمام اجلاس زیر صدارت مولانا درد صاحب منعقد ہوئے۔

روٹری کلب میں لیکچر

ایام زیر رپورٹ میں ایک لیکچر اسلام کے متعلق Chatham روٹری کلب میں دیا گیا۔ یہ مقام سمندر کے کنارہ لنڈن سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے راستہ پر واقع ہے۔ کلب کے ممبر نہایت اچھی طرح پیش آئے۔ لنچ کے بعد خاکسار نے پرچہ پڑھا۔ بعد میں بعض ممبروں نے چند سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ سکرٹری کلب نے پریذیڈنٹ اور دیگر ممبران کلب کی طرف سے شکریہ ادا کیا

نو مسلم

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر جوزف گریگری سلسلہ میں داخل ہوئے اللہ تعالےٰ انہیں استقامت بخشے اور اخلاص عطا فرمائے۔ ان کے تین بچے اور ایک بیوی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے بھی قبولیت کی توفیق بخشے آمین۔ ایک اور شخص مسٹر الفریڈ تھیوڈور نے اسلام قبول کیا۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

مظلوم و بیکس اسلام اور تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(۱) "اسلام پر جو برچھی چلائی جارہی ہے وہ مخفی ہے وہ بظاہر نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کا حملہ بڑا خطرناک ہے۔ آج ساری دنیا متحد ہے۔ اور وہ اپنی متفقہ کوشش سے چاہتی ہے کہ مظلوم اور بےکس اسلام کو مٹادے۔ اور اس کا کوئی نام لیوا دنیا میں نہ رہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ ہم اسلام کی حفاظت کریں گے۔ ہم اپنی جانیں اسکی راہ میں قربان کردیں گے۔ مگر پھر وہ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور انہیں یاد بھی نہیں رہتا۔ کہ انہوں نے کیا اقرار کیا تھا۔" (تحریک جدید سال چہارم کے وعدہ کرنے والے احباب غور فرمائیں)

(۲) اس سال کی تحریک میں اب صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے غفلت کی ہے۔ وہ اب جلد اپنی کوتاہیوں کو پورا کریں۔ تا وقت پورا ہونے کے بعد ان کے دل ان کو ملامت نہ کریں۔ میں تو کوئی ملامت نہیں کروں گا۔ کیونکہ طوعی تحریک ہے۔ مگر ان کے دل ضرور ملامت کریں گے۔ پس پیشتر اس کے کہ دل ملامت کریں۔ انہیں چاہیئے کہ کوشش کریں۔ تا سال کے اختتام پر وہ خوش ہوں۔ اور کہہ سکیں کہ پہلا بوجھ تو ہم اٹھا چکے ہیں۔ اب نئے سال کا بوجھ اٹھانے کو تیار ہیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نظارتوں کے اعلانات

روایات حضرت اقدس مسیح موعودؑ جلد ارسال کیجائیں

ایسے تمام احباب جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پیدا کیا۔ اور پھر حضور کی صحبت میں رہنے کا بھی موقع عطا فرمایا وہ بڑے ہی خوش قسمت اور بابرکت وجود ہیں۔ اور جس قدر بھی وہ اس خوش قسمتی پر ناز کریں۔ ان کے لئے بالکل زیبا ہے۔ ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے بادشاہ ان لوگوں کا نام نہایت ہی عزت و احترام سے لیا کرینگے۔ اور رضی اللہ عنہم کے خداوندی خطاب کے بغیر ان کا نام لینا سوئے ادبی شمار کیا جائے گا۔

ایسے احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کے سینوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی پیاری بات محفوظ ہو۔ خواہ حضور علیہ السلام نے ان سے براہِ راست کی ہو۔ یا ان کی موجودگی میں کسی اور دوست سے کی ہو۔ تو وہ بہت جلد خوشخط تحریر فرما کر نظارت ہذا کو ارسال کرویں۔

ایسے احباب بھی اپنی روایات ارسال فرما سکتے ہیں۔ جو گو صحابی نہ ہو۔ مگر انہوں نے کسی صحابی سے روایات سنی ہوں۔

بعض احباب کے متعلق سنا گیا ہے کہ وہ کسر نفسی کی وجہ سے یا یہ سمجھکر کہ یہ باتیں پہلے ہی محفوظ ہونگی۔ کیونکہ فلاں فلاں بزرگوں کی موجودگی میں یہ باتیں حضور علیہ السلام نے فرمائیں۔ اور وہ بزرگ اب تک دارالامان میں زندہ موجود ہیں۔ روایات ارسال نہیں فرماتے۔ لیکن امر اول کے متعلق یاد رہے کہ یہ کسر نفسی نہیں۔ بلکہ قوم کی امانت کو قوم کے سپرد کرنے میں کوتاہی ہے۔ اور امر ثانی کے متعلق عرض ہے۔ کہ اگر ان بزرگوں نے وہ باتیں محفوظ کروا دی ہونگی۔ تو آپ لوگوں کی شہادتیں ان کے لئے مزید تقویت کا موجب ہونگی۔ اور اگر وہ باتیں بیان کرنا بھول گئے ہوں گے۔ تو آپ کے ذریعہ سے وہ روایات محفوظ ہو جائیں گی۔ بہر حال دونوں صورتوں میں روایات کا ارسال نہ کرنا خطرناک غلطی ہے ؛ ناظر تالیف و تصنیف

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے ماہ جون میں احباب تک بھجوائی جا چکی ہے۔ تا احباب اور جماعتیں اخیر نومبر ۱۹۳۸ء تک بسہولیت یکمشت یا بذریعہ اقساط یہ رقم ادا کر سکیں۔ پھر دوسری سہولیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ فرما دی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کو گھٹا کر بجائے پندرہ فیصدی کے دس فیصدی مقرر فرما دی۔ لیکن باوجود ان سہولتوں کے احباب کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی میں وہ سرگرمی ظاہر نہیں ہو رہی جو ہونی چاہیئے۔

اب جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے روپیہ مرکز میں بھجوائیں۔

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس چندہ کو لازمی قرار دیدیا ہے۔ پس کوشش ایسی ہونی چاہیئے کہ کوئی شخص اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ اور جماعت کی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک کیا جائے۔ ناظر بیت المال

کن آمدنیوں پر چندہ ادا کرنا واجب ہے؟

بعض ملازم پیشہ احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ کونسی آمدنیوں پر چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور کون سے اخراجات آمدنی میں سے وضع کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے متعلق اگرچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے بعض احباب نے رپورٹ مجلس مشاورت نہ پڑھی ہو اور اس فیصلہ سے بے خبر ہوں۔ اس لئے بغرض آگاہی احباب جماعت مجلس مشاورت مذکور کے اس فیصلہ کی روشنی میں ایسی آمدنیوں یا اخراجات کو جو چندہ سے مستثنیٰ ہیں۔ بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

انعام۔ وظیفہ۔ گذارہ یا نقد تنخواہ جو کسی کام کے عوض ملتی ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل اخراجات وضع کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے اسپر چندہ ادا کرنا واجب ہے

۱۔ انکم ٹیکس یا دیگر ٹیکس جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں

۲۔ جملہ الاؤنسنز مثلاً سفر خرچ وغیرہ (البتہ پہاڑ الاؤنس پر چندہ ادا کیا جائیگا)

ان اخراجات کے علاوہ اور کوئی استثنیٰ نہ ہو گی

پراویڈنٹ فنڈ۔ اقساط ادائیگی قرضہ۔ کرایہ مکان وغیرہ چندہ کے حساب کے لئے منہا نہیں کئے جائیں گے۔

اگر کوئی دوست پراویڈنٹ فنڈ یا قرضہ جات وغیرہ وضع کر کے باقی آمد پر چندہ ادا کرتے ہوں۔ تو ان کے متعلق سکرٹریان مال دفتر ہذا کو اطلاع دیں ؛ ناظر بیت المال

بغیر اجازت ہجرت منع ہے

نظارت ہذا کے نوٹس میں یہ امر متعدد بار آیا ہے۔ کہ بعض دوست باہر سے بغیر اجازت کے ہجرت کر کے قادیان آ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے متعلق متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بغیر اجازت ہجرت کی غرض سے قادیان میں رہائش اختیار کرنا منع ہے۔ اور اگر اس اعلان کے باوجود کوئی دوست اپنی ذمہ داری پر قادیان آ جائیں گے۔ تو پھر ان کو قادیان سے واپس جانا ہوگا۔ مقامی کارکنان کو چاہیئے۔ کہ اس اعلان کو اپنی جماعتوں کے سامنے بار بار دہراتے رہیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ لودھراں کے متعلق اعلان

آئندہ سہ سالہ انتخاب عہدہ داران کے سلسلہ میں بابو غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان کو پریذیڈنٹ کے عہدہ کے علاوہ امین کے عہدہ کیلئے بھی منظور کیا جاتا ہے احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال

اعلان

شیخ عباس علی سکنہ تھہ غلام نبی کا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ان کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ سانولا۔ دبلے پتلے چھوٹی چھوٹی سفید ریش۔ آنکھ میں بھی نقص ہے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

پرنس آف ویلز ملٹری کالج ڈیرہ دون میں داخلہ

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں اس ٹرم کے واسطے جو ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگی۔ چند خالی اسامیوں کے واسطے درخواستیں مطلوب ہیں۔

مقامی حکومت کی سفارش پر ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف طلباء کو نامزد کریں گے۔ پنجاب کے درخواست کنندگان کا ابتدائی امتحان ۱۱ نومبر کو بروز جمعہ بوقت دو بجے گورنمنٹ سیکرٹریٹ لاہور میں ہوگا۔ اور وہ ایک سیلیکشن بورڈ (مجلس انتخاب) کے روبرو جس کے صدر ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر ہونگے ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء کو بروز شنبہ بوقت سوا دس بجے گورنمنٹ ہوس لاہور میں پیش ہونگے

محولہ بالا مجلس انتخاب کے روبرو پیش ہونے کی غرض سے درخواستیں اسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس پہنچنی چاہئیں۔ جس میں درخواست کنندہ عام طور پر سکونت رکھتا ہو۔ یہ درخواستیں ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جائیں اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا درخواست کے فارم اور ہر قسم کی مزید معلومات متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات ہونی چاہئیں۔

(الف) عمر کے متعلق سارٹیفکیٹ

(ب) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں ہندوستانی فوج ائیر فورس یا رائل انڈین نیوی کی ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(ج) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ مجھے مقررہ فیس کی مقدار کے متعلق علم ہے اور میں مقررہ فیس ادا کرسکتا ہوں۔ اور ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ (د) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں اس مضمون کا کہ درخواست کنندہ غیر شادی شدہ ہے اور جب تک وہ کالج میں رہے گا اور بعد ازاں جب تک وہ انڈین ملٹری اکاڈمی۔ رائل ایئر فورس کرینول کا نصاب۔ رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے لئے تعلیمی نصاب مکمل نہیں کرلے گا شادی نہیں کرے گا۔

درخواست کنندگان کی عمر گیارہ سال ہونی چاہیئے۔ اور ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء کو ۱۲ سال سے کم ہونی چاہیئے جن درخواست کنندگان کو سیلیکشن بورڈ منتخب کرے گا۔ ان کا ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء کو انڈین ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں طبی معائنہ کیا جائیگا۔

کالج بیشتر ان ہندوستانی یا اینگلو انڈین نوجوانوں کے لئے ہے جو بعد ازاں ہندوستان کی بری افواج۔ انڈین ایئر فورس یا رائل انڈین نیوی میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے کیڈٹ کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ان صیغوں میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنا مستقل پیشہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔ اس جماعت کے طلباء کالج میں رعایتی فیس پر داخل کئے جاتے ہیں۔

اگر اس جماعت کے کسی ایک ٹرم کے لئے درخواست کنندگان کی اتنی تعداد اس ٹرم کے متعلق خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے واسطے ناکافی ہو۔ تو ایسے درخواست کنندگان جو محولہ بالا صیغہ جات میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنی زندگی کا مستقل پیشہ بنانا نہیں چاہتے وہ اتنی رقم ادا کرنے پر کالج میں داخل ہوسکتے ہیں جو حکومت ایک کیڈٹ کو کالج میں تعلیم دلانے پر صرف کرتی ہے۔

اس کالج میں انگریزی طرز پر پبلک سکول کے معیار کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اور اس کا تعلیمی نصاب ایسا ہوگا کہ اگر لڑکا کسی کیڈٹ کالج یا رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے امتحان مقابلہ میں ناکام رہے۔ تو وہ کسی یونیورسٹی میں اس طرح داخل ہوسکے گا۔ گویا اس نے معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خود کالج کا ایک خاص سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ہے۔ جو "آر۔ آئی۔ ایم۔ سی ڈپلومہ" کے نام سے موسوم ہے اور جو یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے اسی طرح تسلیم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ ڈپلومہ جو اجمیر۔ لاہور۔ راجکوٹ اندور اور راسے پور کے چیف کالجوں کا آخری امتحان پاس کرنے پر طلباء کو دیا جاتا ہے۔

نصاب تربیت۔ فیس۔ طبی علاج کالج سے نام خارج کرانے یا کرنے وظائف اور انتظام قیام و طعام وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ جہاں امیدوار عام طور پر سکونت رکھتا ہے۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات
پنجاب

بعض یورپین حکومتوں کی فوجی طاقت کے اعداد

آج کل جب کہ یورپ میں جنگ کے بادل نہ صرف منڈلا رہے ہیں۔ بلکہ بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔ ان کی فوجی طاقتوں کے اعداد حسب ذیل ہیں۔

چیکوسلاویکیہ

۱۹۳۷ء افسروں کی تعداد ۱۰۰۵۹ فوج کی کل تعداد ۱۵۳۵۶ اجنہ آرمی ۲۶۴۷

نوٹ:۔ لازمی بھرتی کا قانون جاری ہے بھرتی کی عمر سترہ سے شروع ہوکر ۶۰ سال پر ختم ہوجاتی ہے۔ دو سال تک باضابطہ فوج میں کام کرنے کے بعد سپاہی کو فرسٹ ریزرو میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں وہ ۴۲ سال کی عمر تک رہتا ہے اسکے بعد میں وہ سیکنڈ ریزرو میں چلا جاتا ہے۔ جہاں پچاس سال کی عمر تک رہتا ہے۔

چیکوسلاویکیہ کی آبادی

آج سے دو سال پیشتر چیکوسلاویکیہ کی آبادی ۱۵۱۸۶۹۴۴ تھی۔

پولینڈ کی فوج

۱۹۳۷ء افسروں کی تعداد ۱۷۹۰۵ کل فوج کی تعداد ۲۴۸۱۱۰

نوٹ:۔ پولینڈ میں بھی لازمی بھرتی کا قانون نافذ ہے لازمی فوجی خدمت ۲۹ سال تک کرنی پڑتی ہے۔ اس میں باضابطہ فوج کی ملازمت کے دو سال بھی شامل ہیں۔

پولینڈ کی آبادی

یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو پولینڈ کی آبادی حسب ذیل تھی۔ ۳۴۲۳۱۵۰۰

ہنگری

۱۹۳۷ء:۔ کل فوج معہ افسروں کے ۳۵۰۰۰ ہے جس میں ۱۸۱۷ افسر ہیں اسکے علاوہ پندرہ ہزار جنڈ آرمی ہیں۔ جو رائفلوں۔ قرابینوں سے مسلح ہیں۔ چودہ ہزار پولیس اور چار ہزار جنگی کے سپاہی ہیں۔ ۱۶۰۰ سپاہی دریاؤں کی حفاظت کرتے ہیں۔ معاہدہ ٹریانن کے بعد لازمی فوجی خدمت کا قانون منسوخ ہوگیا

ہنگری کی آبادی

۳۱ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہنگری کی آبادی حسب ذیل تھی ۸۹۹۱۱۷۹ افراد پر مشتمل تھی۔

جرمنی

الحاق آسٹریا سے پہلے ۵۵۶۰۰۰ تھی جرمن فوج کی تعداد بحالت امن

آسٹروی فوج کی تعداد

ستمبر ۱۹۳۷ء میں آسٹریا کی فوج ۱۲۴۲ افسروں ۳۶۵۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھی ۱۹۳۷ء میں جرمنی نے لازمی فوجی خدمت کی میعاد تینوں بیڑوں کی ایک سال سے بڑھاکر دو سال کر دی۔ اس کے نتیجہ میں جرمن فوج کی تعداد ۱۰ لاکھ کے قریب ہوگی۔ سوویٹ روس کی فوج پندرہ لاکھ سے کم نہیں فرانس کی موجودہ

خریدارانِ الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسمار گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۵ اکتوبر سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوگی۔ تو ان کے نام وی پی ارسال کردئے جائیں گے۔ اور احباب کرام کا فرض ہوگا۔ کہ وی پی وصول کریں۔ بعض دفعہ احباب غفلت سے دفتر کو بروقت اطلاع ارسال نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے دفتر میں اطلاع پہونچنے سے قبل ان کے نام وی پی ارسال کردیا جاتا ہے۔ اس طرح دفتر کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت دفتر کو وی پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ اپنا نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور چونکہ دفتر کو ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوتی اس لئے ان کے نام وی پی بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ کسی عذر کے ماتحت اسے واپس کردیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ زیر بار نقصان ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پرزور گزارش ہے کہ وہ ۱۵ اکتوبر سے قبل یا تو قیمت ارسال فرمادیں۔ یا کم از کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیجدیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت اختیار نہ کرینگے۔ ان کے نام وی پی ارسال کردئے جائیں گے جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

خاکسار مینیجر

۷۹۳۔ مولوی عمرالدین صاحب
۹۳۵۔ منشی صدرالدین صاحب
۱۔ میاں غلام حسین صاحب
۶۱۔ چوہدری غلام احمد خانصاحب
۸۹۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۳۱۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۳۶۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۶۔ مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ
۲۱۳۔ محمد عثمان صاحب
۲۹۱۔ ملک سردار خانصاحب
۳۰۳۔ مولوی کرم داد خانصاحب
۳۸۷۔ شیخ قدرت اللہ صاحب
۶۲۰۔ غلام محی الدین صاحب
۹۱۴۔ بابو ملک رسول بخش
۱۲۱۴۔ منشی طفیل احمد صاحب
۱۶۲۶۔ ایم عطاء اللہ صاحب
۱۸۹۲۔ محمد حسین صاحب
۲۵۳۵۔ خلیل احمد صاحب
۳۱۷۰۔ غلام حسین صاحب

۳۴۱۶۔ مولوی مبارک علی صاحب
۳۷۵۳۔ پریزیڈنٹ صاحب
۴۱۷۴۔ محمد اقبال حسین صاحب
۴۳۳۱۔ سومیر خانصاحب
۴۴۱۶۔ محمد حسین صاحب
۴۵۰۹۔ حافظ عبدالسلام
۴۷۹۱۔ شیخ عبدالرشید صاحب
۴۸۸۵۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۷۷۔ بابو اعجاز حسین
۵۵۵۱۔ برکت علی صاحب
۶۲۱۱۔ عبدالقیوم صاحب
۶۳۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب
۶۴۷۲۔ اے جی ناصر صاحب
۶۸۴۰۔ مخدوم نذیر احمد
۶۹۴۰۔ سلطان علی صاحب
۶۱۳۲۔ رشید احمد خانصاحب
۷۲۱۴۔ محمد عبدالسمیع صاحب
۷۲۴۰۔ چوہدری سردار احمد
۷۵۶۲۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۷۵۸۹۔ خان بہادر رحمت اللہ
۷۷۲۵۔ ملک نادر خانصاحب

۷۷۴۵۔ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۸۷۔ عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۴۲۔ اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴۔ محمد زمان خانصاحب
۷۹۴۶۔ محمد اکرم صاحب
۷۹۵۲۔ احمد حسین سعید
۸۰۲۰۔ عبدالعزیز صاحب
۸۱۷۰۔ چوہدری ولی داد خاں
۸۱۷۵۔ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۴۲۱۔ شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۵۷۔ قاضی شاد بخش
۸۵۰۹۔ محمد اکمل صاحب
۸۶۷۴۔ سید محمود شاہ صاحب
۸۸۷۰۔ محمد عبداللہ صاحب
۸۹۱۶۔ عین علی شاہ صاحب
۹۰۱۵۔ ڈاکٹر شیخ سردار علی
۹۱۰۴۔ عنایت اللہ صاحب
۹۱۵۵۔ سید حبیب الرحمن صاحب
۹۲۱۲۔ ایم اے سبحان صاحب
۹۲۲۶۔ حاجی محمد صاحب

۹۲۳۳۔ حکیم عبدالرحمن صاحب
۹۲۴۰۔ سید زمان شاہ
۹۲۴۵۔ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۴۰۔ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۰۹۔ قمرالدین صاحب
۹۳۳۶۔ چوہدری عبدالحی خان صاحب
۹۳۸۵۔ غلام قادر صاحب
۹۳۸۹۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۲۲۔ عبداللہ خانصاحب
۹۵۵۴۔ مرزا رشید احمد صاحب
۹۵۵۷۔ ملک غلام مہدی خاں
۹۴۳۴۔ ڈاکٹر عبدالمجید
۹۷۳۵۔ شیخ فضل حق صاحب
۹۸۸۷۔ چوہدری فضل احمد
۹۸۹۳۔ کریم الدین صاحب
۹۹۴۴۔ چوہدری خانصاحب
۹۹۹۶۔ اعظم علی صاحب
۱۰۰۱۲۔ ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۱۳۔ مولوی غلام حسین
۱۰۰۹۷۔ پیر محمد زمان شاہ
۱۰۱۰۷۔ بخانہ ملک محمد شفیع
۱۰۱۲۲۔ محمد افضل صاحب
۱۰۱۲۵۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب
۱۰۱۳۱۔ ملک حسن
۸۰۳۶۔ نصیر احمد صاحب
۹۰۹۲۔ چوہدری فتح خاں
۱۰۰۷۵۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
۱۰۱۷۷۔ امیر جماعت احمدیہ
۱۰۲۸۱۔ منور احمد صاحب
۱۰۳۷۴۔ مولوی صالح محمد
۱۰۴۵۶۔ آغا محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۲۔ لفٹیننٹ محمد اسمٰعیل
۱۰۵۱۱۔ ایم بشیرالدین صاحب
۱۰۶۸۲۔ معرفت بیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۲۱۔ حافظ سخاوت علی
۱۰۸۰۴۔ سید فیاض حیدر
۱۰۹۱۴۔ ماسٹر نواب دین
۱۰۹۲۰۔ بحوالہ العدخانصاحب دکیل
۱۰۹۵۹۔ محمد نواز خانصاحب
۱۰۹۶۱۔ نذیر حسین صاحب

۱۰۹۸۴۔ عبدالمجید صاحب
۱۱۱۶۳۔ محمد عبدالرحیم صاحب
۱۱۲۱۷۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۱۲۵۳۔ چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۳۱۶۔ منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۸۵۔ عبدالحلیم صاحب
۱۱۴۲۷۔ خان بہادر سعد اللہ خاں
۱۱۵۱۲۔ سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۴۵۔ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۶۰۸۔ مسٹر برکت علی صاحب
۱۱۶۲۴۔ عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۳۹۔ ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۱۶۹۶۔ ہری احمدیہ مسجد
۱۱۶۹۸۔ محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۳۔ ملک احمد خاں
۱۱۷۱۵۔ چوہدری نصیر احمد
۱۱۷۵۷۔ بدرالدین
۱۱۷۸۰۔ ابو بشیر رحمت اللہ
۱۱۷۹۳۔ احمد خاں صاحب
۱۱۸۲۲۔ چوہدری محمد الدین
۱۱۸۸۲۔ قاضی عبدالخالق
۱۱۹۰۲۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ
۱۱۹۲۴۔ بابو محمد عظیم صاحب
۱۱۹۹۷۔ جمعدار محمد خاں
۱۲۰۸۰۔ عزیز حسین صاحب
۱۲۱۱۶۔ پیر عبدالرحمن
۱۲۱۸۵۔ چوہدری حبیب الدین
۱۲۱۸۷۔ شیخ مبارک اسمٰعیل
۱۲۲۵۵۔ میاں محمد شفیع
۱۲۲۷۳۔ عبدالہادی
۱۲۲۷۷۔ میاں محمد یعقوب
۱۲۳۰۰۔ چوہدری اللہ دتا
۱۲۳۰۵۔ بابو گلاب خاں
۱۲۳۰۸۔ چوہدری اللہ داد
۱۲۳۲۳۔ محمد عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۲۹۔ ڈاکٹر مسعود احمد
۱۲۳۳۰۔ سید عبدالرشید
۱۲۳۵۱۔ چوہدری شفیق احمد
۱۲۳۵۶۔ عبدالحفیظ خاں
۱۲۳۶۹۔ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸۔ ماسٹر محمد فضل الٰہی
۱۲۳۸۶۔ میاں عبدالعزیز

۱۲۴۶۶۔ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب
۱۲۴۷۸۔ جناب سکینہ بی بی بنت شاہ نواز خاں صاحب
۱۲۴۹۳۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب
۱۲۵۱۰۔ میاں محمد منیر خانصاحب
۱۲۵۲۴۔ مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۱۲۵۲۹۔ چوہدری فتح محمد
۱۲۵۵۵۔ بابو بدرالدین صاحب
۱۲۵۸۵۔ محمد ابراہیم شاہ
۱۲۵۹۰۔ محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴۔ چوہدری حمید اللہ خانصاحب
۱۲۶۲۳۔ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷۔ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۴۲۔ چوہدری حاکم الدین صاحب
۱۲۶۴۳۔ عبدالحی صاحب
۱۲۶۷۸۔ ایچ۔ اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۱۔ اے۔ ایف صاحب
۱۲۶۸۷۔ بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۴۳۔ سید بہادل شاہ
۱۲۷۴۵۔ غلام محمد ثالث
۱۲۷۵۳۔ حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۹۔ چوہدری عبدالاحد
۱۲۷۷۳۔ ملک میر احمد صاحب
۱۲۷۸۱۔ خواجہ محمد صدیق
۱۲۷۸۹۔ مخدوم بشیر احمد
۱۲۷۹۰۔ مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۱۔ چوہدری غلام حیدر
۱۲۷۹۷۔ شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۸۰۸۔ ملک محمد احمد خانصاحب
۱۲۸۰۹۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۱۔ حکیم محمد عبدالجلیل
۱۲۸۱۴۔ مسٹر محمد عبداللہ
۱۲۸۱۸۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۳۱۔ میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴۔ میاں عبدالرشید
۱۲۸۳۷۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم
۱۲۸۳۹۔ بابو غلام محمد اختر
۱۲۸۵۴۔ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۶۔ محمد رشید خانصاحب
۱۲۸۶۷۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۸۹۳۔ چوہدری رحمت علی
۱۲۹۰۳۔ عباس احمد صاحب
۱۲۹۵۵۔ ماسٹر اللہ بخش

۱۲۹۵۵ ۔ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۲۹۶۰ ۔بابو عبد السلام صاحب
۱۲۹۶۴ ۔مختار احمد صاحب
۱۳۰۱۷ ۔سعد اللہ خان صاحب
۱۳۰۳۸ ۔مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۵۱ ۔چوہدری غلام رسول صاحب
۱۳۰۵۴ ۔ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۵۹ ۔حافظ محمد اسحٰق صاحب
۱۳۰۶۰ ۔قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۶۴ ۔نواب الدین صاحب
۱۳۰۹۸ ۔مبارک احمد خانصاحب
۱۴۰۳۰ ۔سید حیدر شاہ صاحب
۱۴۰۶۲ ۔بابو عبد العزیز صاحب
۱۴۰۶۴ ۔مولوی عبد المنان صاحب
۱۴۰۶۶ ۔شیخ عطاء اللہ صاحب
۱۴۰۶۷ ۔شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۶۸ ۔چوہدری محمد بوٹا خانصاحب
۱۴۰۸۳ ۔ایس عبد الحی صاحب
۱۴۰۸۷ ۔مولوی ولی محمد صاحب
۱۴۰۹۸ ۔شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۳ ۔ملک فتح محمد صاحب
۱۴۱۱۵ ۔ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب
۱۴۱۲۳ ۔چوہدری عبد الغنی صاحب
۱۴۱۳۵ ۔سکرٹری تبلیغ سندھ
۱۴۱۵۰ ۔خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب
۱۴۱۶۴ ۔جناب عبد المجید خانصاحب
۱۴۱۷۶ ۔بیگم چوہدری سردار خانصاحب
۱۴۱۷۷ ۔محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۱۹۷ ۔مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۰۳ ۔شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۲۰۷ ۔چوہدری مبشر احمد صاحب
۱۴۲۰۹ ۔محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۷ ۔چوہدری عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۰ ۔شیخ عبد الحق صاحب
۱۴۲۲۳ ۔قاضی احمد خان صاحب
۱۴۲۲۴ ۔شیخ محمد لطیف صاحب
۱۴۲۲۸ ۔ایم عبد الوحید صاحب
۱۴۲۵۳ ۔میسرز احمدی اینڈ کو
۱۴۲۸۸ ۔عطاء الرحمٰن صاحب
۱۴۲۹۱ ۔محمد افضل خان صاحب
۱۴۳۱۱ ۔انجمن احمدیہ نواب شاہ صاحب
۱۴۳۴۳ ۔مستری محمد رمضان صاحب
۱۴۳۵۶ ۔برکت علی صاحب

۱۴۳۶۰ ۔چوہدری فتح الدین صاحب
۱۴۴۲۰ ۔چوہدری نور حسین صاحب
۱۴۴۲۶ ۔صوفی نبی بخش صاحب
۱۴۴۲۷ ۔سید مقبول احمد صاحب
۱۴۴۳۰ ۔سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۳۳ ۔مولوی چراغ دین صاحب
۱۴۴۳۸ ۔میسور ممتاز لائبریری
۱۴۴۴۶ ۔محمد ثناء اللہ خانصاحب
۱۴۴۴۷ ۔سید محمد ایوب شاہ صاحب
۱۴۵۰۲ ۔خدا بخش صاحب
۱۴۵۰۶ ۔شیخ محمد نذیر صاحب
۱۴۵۰۷ ۔میسرز محمد خلیل و محمد شفیع صاحب
۱۴۴۶۳ ۔ملک برکت علی صاحب
۱۴۴۶۸ ۔چوہدری میر احمد صاحب
۱۴۴۷۱ ۔میاں محمد شفیع صاحب
۱۴۴۷۴ ۔شریف احمد صاحب
۱۴۴۷۷ ۔ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۷۸ ۔سید فتح علی شاہ صاحب
۱۴۴۸۴ ۔شیر محمد صاحب
۱۴۴۸۹ ۔چوہدری فیض احمد صاحب
۱۴۵۱۶ ۔بابو حشمت علی صاحب
۱۴۵۲۵ ۔مقبول احمد صاحب
۱۴۵۲۶ ۔چوہدری فضل احمد صاحب
۱۴۵۲۹ ۔محمد نذیر خان صاحب
۱۴۵۳۰ ۔حافظ رحیم بخش صاحب
۱۴۵۳۱ ۔محمد الدین صاحب
۱۴۵۳۶ ۔لالہ کھیانداس صاحب
۱۴۵۴۰ ۔بشیر احمد خان صاحب
۱۴۵۴۲ ۔مرزا احسن بیگ صاحب
۱۴۵۴۳ ۔میاں احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۴۶ ۔مولوی محمد علی صاحب

۱۴۵۴۷ ۔محمد یوسف صاحب بی اے
۱۴۵۵۳ ۔جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۵۶ ۔کریم بخش صاحب
۱۴۵۶۰ ۔چوہدری عبد الرشید صاحب
۱۴۵۶۶ ۔ایس رفیق بھائی
۱۴۵۶۹ ۔بی اے ملک
۱۴۵۷۰ ۔محمد رفیق صاحب
۱۴۵۷۱ ۔ایم پی کنجی کویا
۱۴۵۷۴ ۔ثناء اللہ صاحب
۱۴۵۷۷ ۔چوہدری غلام نبی صاحب
۱۴۵۷۸ ۔چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۴۵۸۵ ۔شریف احمد صاحب
۱۴۵۹۱ ۔خواجہ امیر بخش صاحب
۱۴۵۹۴ ۔حاجی اے کے احمدی صاحب
۱۴۵۹۷ ۔ایس ایم زکریہ
۱۴۵۹۹ ۔خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۰۱ ۔الطاف حسین صاحب
۱۴۶۰۲ ۔ملک عبد الکریم صاحب
۱۴۶۰۵ ۔میاں محمد جمیل خانصاحب
۱۴۶۰۶ ۔فضل احمد صاحب
۱۴۶۱۹ ۔عبد الکریم صاحب
۱۴۶۲۰ ۔شیخ عبد الغنی صاحب
۱۴۶۲۱ ۔ڈاکٹر غلام محمد صاحب
۱۴۶۲۳ ۔شیخ بشیر احمد صاحب
۱۴۶۲۶ ۔وی مسجد احمدیہ
۱۴۶۲۷ ۔عبد السلام صاحب
۱۴۶۲۸ ۔منشی جھنڈے خانصاحب
۱۴۶۳۹ ۔خواجہ شمس الدین صاحب
۱۴۶۴۰ ۔شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۶۵۶ ۔ماسٹر احمد خانصاحب
۱۴۶۶۹ ۔آغا عبد اللطیف صاحب
۱۴۶۷۱ ۔بابو محمد یوسف علی صاحب
۱۴۶۷۵ ۔میاں محمد مقبول احمد صاحب

وصیتیں

نمبر ۵۲۳۱ :۔منکہ عائشہ بی بی زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد احمدی قوم ارائیں عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع ویک مستر ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ۔میرا زر مہر مبلغ پانصد روپیہ صرف ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔میرے زیورات مالیتی ڈہائی صد روپیہ صرف -/۲۵۰ تھے ۔جو وہ بھی میرے خاوند کے پاس بطور قرض ہیں ۔میں اس کل رقم یعنی مبلغ -/۷۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔اور میرے مرنے کے بعد میرا کوئی ترکہ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ ثابت ہو ۔تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔اگر میں اس حصہ وصیت کردہ کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں ۔تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامتہ :۔عائشہ بی بی بقلم خود
گواہ شد :۔محمد احمد مجاہد تحریک جدید
گواہ شد :۔ڈاکٹر بشیر احمد میڈیکل آفیسر بقلم خود حیدر آباد ضلع میانوالی

نمبر ۵۲۳۹ :۔منکہ سید فیاض الدین احمد ولد مولوی سید حفیظ الدین صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ لاخیرہ امداد عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن رامکا پور ڈاکخانہ سونگھڑہ تحصیل و ضلع کٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

اس وقت میری جائداد پرگنہ سونگھڑہ اور معتقد نگر میں اراضی پانچ ایکڑ نوسو گیارہ ڈسمل (۵.۹۱۱ A) ہے ۔جس میں مکانات تالاب اور زراعتی زمین شامل ہے ۔جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ تین ہزار ایک سو روپیہ ہوتی ہے ۔اس کا ۱/۱۰ حصہ جس کی قیمت تین سو دس روپیہ ہوتی ہے بمہ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں علاوہ اس کے میری موجودہ پنشن ہو کہ ماہوار مبلغ ایک صد روپیہ آمد ہے ۔اس کا بھی ماہوار ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں ۔یعنی مبلغ دس روپیہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا ۔اور اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو ۔تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا خود سید جائداد کی وصیت میں ادا کر دوں تو اسے میری وصیت میں سے منہا سمجھا جائے گا ۔

العبد :۔سید فیاض الدین احمد بقلم خود
گواہ شد :۔سید علام الدین احمد ابن مرحوم سید فیاض الدین احمد صاحب موصی

ایک شیشی قدرت کے دو عطیے نمبر ۲ مرزا مراد بیگ صاحب سے منگا کر بذات خود تجربہ کیا - مردانہ کمزوریوں کو دور کرنے اور اعضا کو طاقت دینے والی واقعی بے مثل دوا ہے - اس کی پہلی ہی خوراک اپنا جوہر ظاہر کر دیتی ہے۔

رفیق نقشبندی ایڈیٹر رسالہ انوار رسالت بادلی شریف

قدرت کے دو عطیے

نمبر ۱ - پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے لوگوں کے لئے ہے قیمت ۳؎ علاوہ محصولڈاک

نمبر ۲ - پچاس سال سے نیچے عمر والے جوانوں کے لئے ہے - قیمت ۲؎ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- مرزا مراد بیگ احمدی سکنہ کھدریالہ - ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات - پنجاب

سپورٹس کی قابل اعتماد فرم

ہم اپنے احمدی احباب کو جو سپورٹس کی کھیلوں کے شوقین ہیں - خوشخبری دیتے ہیں - کہ ہماری فرم دیرینہ ہے - اور ہم خود سامان تیار کرتے ہیں - بوجہ ہماری حسن کارکردگی ہماری فرم اپنا نام پیدا کر رہی ہے ہمارا مال بارعایت

اور عمدہ ہے - اور معاملہ اپنے گاہکوں سے خوشکن ہے - اس امر کی تصدیق میں مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور طلبا کے متعدد سارٹیفکیٹس موجود ہیں ہر قسم کا مال متعلقہ سپورٹس مثلاً ہاکی سٹک - کرکٹ بیٹ - فٹ بال - اور والی بال وغیرہ نہایت اعلےٰ بارعائت اور پائیدار ہم سے طلب فرما کر ایک دفعہ تجربہ کریں - کارڈ آنے پر لسٹ بھیجدی جائیگی - پبلک پریکٹیکل سپورٹس ورکس سیالکوٹ شہر

ضرورت رشتہ

دو لڑکیوں کیلئے جو مڈل پاس اور ٹریننگ سند یافتہ ہیں - امور خانہ داری اور دینی تعلیم سے واقف ہیں اور شریف احمدی خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے - لڑکے شریف احمدی خاندان کے ہوں - تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہوں جلد خط و کتابت بنام خاکسار عزیز الدین خاکی احمدی بر مکان ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم محلہ برہ پوڑ بھاگلپور بہار

ارادی

ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی - کمزوری سے دم پھولنا چکر آنا - دل دھڑکنا بدن کا بیجس ہو جانا - کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتیٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں - ضعف جگر - ضعف معدہ ضعف دماغ بے خوابی بدخوابی کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے قیمت ایک اونس ۱۲؎ محصولڈاک علاوہ ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں - دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے - کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں - اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے - بعد استعمال پھر وزن کیجئے - ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی - اس کے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی - یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی - یہ نئی دوا نہیں ہے - ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے - یہ نہایت مقوی میہی ہے - اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے - اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی - قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ آج لنڈن میں برطانی اور فرانسیسی وزراء کا اجلاس ہوا۔ جس میں صورت حالات پر بحث کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ ہر ہٹلر کے پاس ایک ایلچی بھیجا جائے۔ چنانچہ ایک آدمی اس مطلب کے لئے جرمنی روانہ ہو گیا ہے یہ ایک قسم کی آخری کوشش ہے لنڈن میں فرانس اور برطانیہ کے وزراء کی ملاقات کے بعد اعلان کیا گیا کہ جدید صورت حالات کے سلسلہ میں برطانیہ اور فرانس بالکل متفق ہیں۔ جو اقدام بھی کیا جائے گا۔ باہمی صلاح و مشورہ سے کیا جائیگا۔ پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہر ہٹلر کے پاس جو ایلچی کے ذریعہ پیغام بھیجا گیا ہے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کی تجاویز کے مطابق ہم اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ سڈیٹن علاقے بہت جلد جرمنی کے سپرد کر دیئے جائیں۔ نیز آبادیوں کا مبادلہ بھی بہت جلد کرا دیا جائے۔ البتہ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ سب کچھ یکم اکتوبر سے پہلے ہو جائے آج لنڈن میں مقیم چیک سفیر نے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ حکومت چیکوسلواکیہ نے جرمنی میمورنڈم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس میں دس قسم کی شرطیں ہیں جنہیں تسلیم کرنے کے بعد چیکوسلواکیہ کی شاہی حیثیت باقی نہیں رہ سکتی۔ میجر اٹیلی لیڈر برطانوی حزب مخالف نے وزیر اعظم برطانیہ کے نام ایک خط لکھکر بتایا ہے کہ جرمنی پر واضح کر دیا جائے کہ اگر اس نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا تو برطانیہ۔ فرانس اور روس اس کا مقابلہ کریں گے۔ قدامت پسندوں کے لیڈر مسٹر چرچل نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ برطانیہ روس اور فرانس صاف صاف جرمنی کو لکھدیں کہ اگر اس نے صلح کے طریقہ سے احتراز کیا تو پھر اسے تینوں ممالک سے برسرپیکار ہونا پڑے گا۔ صدر امریکہ نے ہر ہٹلر اور پریذیڈنٹ بینش کے نام تار ارسال کر کے بتایا ہے کہ پُرامن طریقہ سے مصالحت کی جائے ورنہ جنگ کی صورت میں کوئی قوم اس کی زد سے محفوظ نہیں رہے گی۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ وائنا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فوجی حکام نے ایک حکم جاری کیا ہے جس میں جملہ ہوا بازوں کو مطلع کیا ہے کہ اگر وہ وائنا میں ہوائی جہازوں پر پرواز کریں گے تو ہوائی جہازوں کو گولی سے اڑا دیا جائے گا اور حکومت آسٹریا ان ہوائی جہازوں کے تحفظ کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ یہ حکم ہوائی بمباری سے احتیاط کے طور پر نافذ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ مختلف اضلاع کے والنٹیر فورس کے ممبروں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے آرمی افسر اتوار کو مختلف اضلاع میں گئے اور والنٹیروں کو فوجی کوارٹرز میں لے گئے۔ بعض اضلاع میں آدمیوں کو اپنے کام سے بلا لیا گیا ہے۔ ریزرو فوج والوں کو بھی تیار رہنے کا حکم مل گیا ہے

شملہ ۲۶ ستمبر۔ آج سر سکندر حیات خان اور ان کے رفقاء کی طرف سے سر ہنری کریک کو ایک ڈنر دیا گیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے گورنر پنجاب کو یقین دلایا کہ اگر جنگ شروع ہو گئی تو پنجاب اپنی گزشتہ روایات پر عمل کرتا ہوا حکومت برطانیہ کی پوری طرح امداد کرے گا۔

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ کل وزارت پارٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ کمیٹی ان محبوسین کے حالات و کوائف پر غور کرے گی۔ جو لگان داری کی تحریک کے ماتحت گرفتار ہوئے تھے۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ حکومت سندھ نے گیارہ ارکان پر مشتمل ایک میڈیکل کمیٹی مقرر کی ہے جو حسب ذیل مسائل پر غور کر کے حکومت کے پاس اپنی سفارشیں پیش کرے گی۔ ہومیو پیتھی کا نفاذ۔ حکیموں اور ویدوں کا رجسٹریشن دیسی ادویات اور اوزار۔ سرکاری ہسپتالوں میں لیڈی ڈاکٹروں کا تقرر۔ زچہ گان کی اموات۔ طلبہ کا طبی معائنہ کراچی سول ہسپتال کی توسیع۔ حیدرآباد میڈیکل سکول کا کراچی میں انتقال۔ حیدرآباد کے پاگل خانہ کی اصلاح یہ کمیٹی اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے آج کھدر فروخت کیا۔ بیان کیا جاتا ہے دس ہزار روپیہ کا فروخت کر چکے ہیں۔ سوداگروں نے وزیر اعظم کا پُرجوش استقبال کیا اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے

برلن ۲۵ ستمبر۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے شہروں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری سے بچنے کے لئے گیس پروف نقاب خرید لیں۔ گورنمنٹ ڈپو میں اس وقت ۲½ کروڑ گیس پروف نقاب موجود ہیں۔ کونسلوں سے کہا گیا ہے۔ کہ ہر ایک کونسل کو ۶۰۰۰ نقابوں کا سٹاک اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ گاندھی جی اور گورنمنٹ بنگال کے مابین سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس مسئلہ میں اپنی تجاویز مرتب کی ہیں۔ جن کی رو سے تشدد کے ان قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا جو کسی سخت بیماری میں مبتلا ہیں۔

بارسیلونا ۲۶ ستمبر۔ مارٹرل اور کیسٹل بیلیل کے درمیان دو ریل گاڑیوں کی ٹکر ہو گئی۔ جس سے ۵۰ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ دسہرہ کے دن یعنی ۴ اکتوبر کو کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لاٹھی یا کوئی اور ہتھیار لے کر باہر نہیں پھر سکتا۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ گذشتہ شب ایک کشتی کی جس میں ڈی جے کالج کے طلباء اور ایک لیکچرار سوار تھے سٹیمر سے ٹکر ہو گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ۵ طلباء غرق ہو گئے۔ ان کی لاشیں ابھی تک نہیں مل سکیں۔

کراچی ۲۶ ستمبر گورنر سندھ کے سکرٹری نے سر غلام حسین ہدایت اللہ قائد حزب مخالف کو مطلع کیا ہے۔ کہ گورنر نے ان کا دوسرا مکتوب جس میں اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بڑی احتیاط سے پڑھا ہے اس مکتوب میں ہز ایکسیلینسی کو کوئی ایسی جدید دلیل نہیں ملی۔ جس کی بناء پر وہ اپنے پہلے فیصلے کو تبدیل کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سندھ مسلم لیگ اس معاملہ کو آل انڈیا مسلم لیگ ایگزیکٹو کے سپرد کر دے گی مسلم لیگ ایگزیکٹو سے سفارش کی جائے گی کہ وہ وائسرائے اور وزیر ہند کی توجہ اس معاملے کی طرف منعطف کرائی جائے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سندھ مسلم لیگ لیڈروں کا آخری حربہ یہ ہوگا کہ وزراء کی اقامت گاہوں کے سامنے ستیہ آگرہ کریں۔

ہنکاؤ ۲۶ ستمبر۔ کل ۲۷ جاپانی بحری جہازوں نے ہنکاؤ سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ شدید بمباری کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینی قلعوں سے اس کے جواب میں سخت گولہ باری کی گئی۔ حملہ آور پسپا ہو گئے ایک جہاز ڈوب گیا اور تین جہازوں کو نقصان پہنچا

برلن ۲۵ ستمبر۔ آج صبح دانتبار پر چیکوسلواکیہ کا ایک طیارہ پرواز کر رہا تھا۔ طیارہ شکن توپوں نے اسے سرحد کی طرف جانے کے لئے مجبور کر دیا۔

اسکندرونہ ۲۵ ستمبر۔ اس وقت بندرگاہ میں برطانیہ کے ۳۳ جہاز لنگر انداز ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی